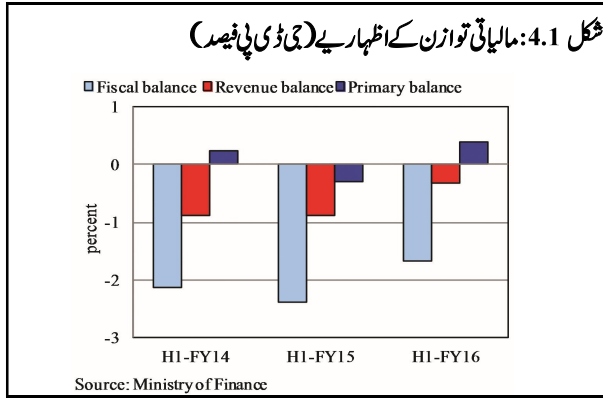


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران محاصل کی وصولی اور اخراجات کے انتظام سے متعلق اہم پالیسی اقدامات کے باعث مجموعی مالیاتی صورت حال مستحکم رہی۔ اس مدت کے دوران بجٹ خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 1.7 فیصد ہو گیا جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسی مدت کے دوران محصولاتی توازن میں 0.6 فیصدی درجے بہتری آئی جبکہ بنیادی خسارہ مثبت (جی ڈی پی کا 0.4 فیصد) ہو گیا۔

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمزور مالیاتی نتائج، خصوصاً محصولات جمع کرنے کے متعلق، کے ردعمل میں وفاقی حکومت نے مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں نئے ٹیکس اقدامات کا اعلان کیا جن میں بعض اجزاء پر اضافی کسٹم اور ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کرنے کے ساتھ ساتھ سگریٹ پر ایف ای ڈی میں اضافہ شامل ہیں۔ ملک میں ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی ثقافت کو فروغ دینے کی خاطر نان فائلرز کے لیے ہر قسم کے مالی لین دین پر وہولڈنگ ٹیکس برقرار رکھا گیا۔¹ اگر وسائل جمع کرنے کی یہ رفتار سال کی دوسری ششماہی میں بھی برقرار رہی تو ایف بی آر کے ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب جو تقریباً 9 فیصد کے ارد گرد ہے، اس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔²

اخراجات کے لحاظ سے حکومت نے اپنے غیر ترقیاتی اخراجات (علاوہ سودی ادائیگیاں) میں کٹوتی کی جس سے مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی

¹ تاہم مالی شمولیت اور غیر رسمی شعبے کی نمو کے لحاظ سے خاص طور پر اس ٹیکس کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ اس کے ساتھ غیر رسمی معیشت کے بھی طویل مدت میں ٹیکس کی وصولی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

² اگر مالی سال 16ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کی شرح نمو نامیہ جی ڈی پی سے زائد رہتی ہے تو پھر ایف بی آر کے ٹیکسوں اور جی ڈی پی کا تناسب گزشتہ برس کے مقابلے میں بلند رہے گا۔ اگر ایف بی آر پورے سال کے لیے 18.2 فیصد کی موجودہ شرح نمو برقرار رکھتی ہے اور مالی سال 16ء کے سالانہ منصوبے کے تخمینے کے مطابق نامیہ جی ڈی پی کی نمو 12 فیصد سے نہ بڑھے تو ایسا ممکن ہے۔

میں مالیاتی صورت حال بہتر بنانے میں مدد ملی۔ اگرچہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی واپسی گزشتہ برس کے مقابلے میں بلند رہی تاہم جاری اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو سکا۔ مزید برآں، سرکاری شعبے کی کاروباری کمپنیوں (پی ایس ایز) کو قرض گاری منفی رہی۔ ان عوامل سے حکومت کو انفراسٹرکچر کے وسیع المہنیا منصوبوں کا تسلسل برقرار رکھنے میں مدد ملی؛ خصوصی علاقوں پر اخراجات کی گنجائش پیدا ہوئی؛⁴ اور عارضی بے گھر افراد (ٹی ڈی پیز) کو بسانے میں اعانت حاصل ہوئی۔

بہتر مالیاتی توازن کے سبب مالکاری کی مجموعی ضروریات میں بھی کمی آئی۔ 15.2 ارب روپے کا خسارہ پورا کرنے کے لیے حکومت نے 203.2 ارب روپے بیرونی ذرائع سے حاصل کیے جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 43.6 فیصد زیادہ ہیں۔ اس سے حکومت کو ملکی ذرائع پر انحصار کو خاصا کم کرنے میں مدد ملی (جدول 4.1)۔

4.2 محاصل

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محصولات 14.6 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 2,004.9 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ مضبوط نمو بنیادی طور پر ٹیکس محصولات میں 20.4 فیصد کے خاصے اضافے سے حاصل ہوئی (جدول 4.1)۔ محصولات کے اہم ذرائع میں آمدنی و منافع (540.8 ارب روپے)، اشیا و خدمات (667.9 ارب روپے)، تجارت (179.4 ارب روپے) اور توانائی (130.1 ارب روپے) پر عائد ٹیکس شامل ہیں۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی حکومت نے مجموعی ٹیکسوں کا تقریباً 92 فیصد جمع کیا۔ تاہم، غیر ٹیکس ذرائع سے محصولات کی وصولی گزشتہ برس کے مقابلے میں کچھ کم رہی۔

ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

وفاقی حکومت نے دوسری سہ ماہی کے دوران اضافی ٹیکس اقدامات کا اعلان کیا تھا جس سے ایف بی آر کو سال کی پہلی ششماہی کے دوران 1,384.9 ارب روپے جمع کرنے میں مدد ملی جو 18.2 فیصد کی نمو کو ظاہر کرتا ہے (جدول 4.2)۔ اضافی ٹیکس اقدامات درج ذیل ہیں:

- گاڑیوں کی صنعت اور کسٹمز ایکٹ 1969ء کے پہلے جدول میں درج اشیا پر اضافی ایک فیصد کسٹم ڈیوٹی کا نفاذ۔⁵ اس کے نتیجے میں ٹریکٹروں، غیر سی این جی بسوں، رکشوں (علاوہ فوراسٹرک) اور دیگر گاڑیوں پر عائد موجودہ ڈیوٹی میں اضافہ ہو گیا۔ اس پالیسی کا اطلاق موٹر سائیکلوں کے پرزوں پر بھی کیا گیا؛⁶

- 400 درآمدی گھریلو صارفی اشیا پر مختلف شرحوں سے اضافی ریگولیٹری ڈیوٹی بھی عائد کی گئی۔⁷ ان میں مرغابی، مچھلیوں، دودھ کی مصنوعات اور پھلوں جیسی غذائی مصنوعات کے ساتھ ساتھ کاسمیٹکس اور شیمپو جیسے ذاتی نگہداشت کے اجزاء بھی شامل ہیں؛

³ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ترقیاتی اخراجات (علاوہ سودی ادائیگیاں) 1,461.4 ارب روپے ہو گئے جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں 1,506.8 ارب روپے تھے۔

⁴ ان علاقوں میں آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور فاطما شامل ہیں۔

⁵ فیڈرل بورڈ آف ریونیو دیکھیے ایس آر او 1190 (1) 2015 اور ایس آر او 1178 (1) 2015۔

⁶ قبل ازیں ڈیوٹی کو ایک سال کے لیے واپس لے لیا گیا تھا۔

⁷ فیڈرل بورڈ آف ریونیو دیکھیے ایس آر او 1177 (1) 2015۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ					ارب روپے
بجٹ م س 16ء	حقیقی	مؤقفید	بیل ششماہی م س 15ء	بیل ششماہی م س 16ء	
4,712.0*	1,749.1	2,004.9	5.0	14.6	الف۔ مجموعی بحاصل
3,729.5	1,361.1	1,639.1	16.1	20.4	ٹیکس بحاصل
958.5	388.0	365.9	-21.4	-5.7	غیر ٹیکس بحاصل
6,016.6	2,400.9	2,520.1	8.9	5.0	ب۔ مجموعی اخراجات
4,786.1	1,989.0	2,104.4	5.4	5.8	جاری
1,279.9	572.7	632.4	-4.2	10.4	سودی ادائیگیاں
1,234.9	321.4	426.2	32.0	32.6	ترقیاتی
-4.4	9.6	-1.8			خالص قرض گاری
0.0	80.9	-8.6			ج۔ شماریاتی فرق
-1,304.7	-651.8	-515.2	20.7	-21.0	مالیاتی توازن (الف۔ ب۔ ج)
-74.1	-239.9	-99.4			محصولاتی توازن
-24.8	-79.1	117.3			ابتدائی توازن
1,304.7	651.8	515.2			مالکاری
321.7	141.5	203.2			بیرونی ذرائع
982.9	510.3	311.9			ملکی ذرائع
283.4	199.0	183.3			بینک
649.5	296.1	128.7			غیر بینک
50.0	15.2	0.0			نچ کاری
15.4	6.4	6.5			جی ڈی پی کا فیصد
12.2	5.0	5.3			مجموعی بحاصل
19.6	8.8	8.2			ٹیکس بحاصل
15.6	7.3	6.9			مجموعی اخراجات
4.0	1.2	1.4			جاری
-4.3	-2.4	-1.7			ترقیاتی
-0.2	-0.9	-0.3			مالیاتی توازن
-0.1	-0.3	0.4			محصولاتی توازن
					ابتدائی توازن

* بشمول 24 ارب روپے گرانٹ، ماخذ: وزارت خزانہ

- پر تعیش اور اسپورٹس گاڑیوں کی درآمد پر 60 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی؛⁸ اور
- سگریٹ پر اضافی وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) کا نفاذ۔⁹

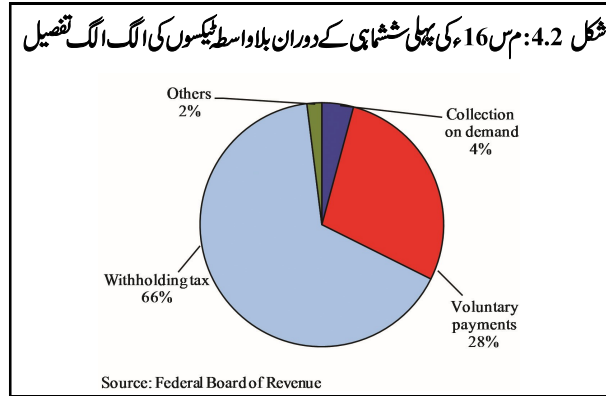
8 فیڈرل بورڈ آف ریونیو بذریعہ ایس آر او 1190 (I) / 2015۔

9 3600 روپے فی ہزار سگریٹ سے متجاوز سگریٹوں کے لیے ڈیوٹی کو 3,030 روپے سے بڑھا کر 3,155 روپے کر دیا گیا۔ کم قدر کی حامل سگریٹوں (3,600 روپے فی ہزار سگریٹ سے کم قیمت کے حامل) پر ڈیوٹی کو 1,320 روپے سے بڑھا کر 1,420 روپے کر دیا گیا۔ ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو کیسے ایس آر او 1181 (I) / 2015۔

ان اقدامات کے علاوہ ایف بی آر نے ٹیکسوں پر عملدرآمد کے مسائل بھی حل کیے اور مزید ٹیکس دہندگان کو ٹیکسوں کے دائرے میں لانے کے لیے کوششیں کی گئیں۔ اس ضمن میں ایف بی آر نے تاجروں کے لیے ایک سادہ چار سالہ رضا کارانہ ٹیکس عملدرآمد اسکیم (وی ٹی سی ایس) متعارف کرائی جس میں انہیں ایک صفحے پر ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی اجازت فراہم کی گئی۔¹⁰

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی					
ارب روپے					
موصفہ	وصول	بیل ششماہی م 15ء	بیل ششماہی م 16ء	بیل ششماہی م 15ء	بیل ششماہی م 16ء
بلا واسطہ ٹیکس	1,347.9	458.9	540.8	20.1	17.8
بالواسطہ ٹیکس	1,755.8	713.0	844.1	9.8	18.4
کسٹم ڈیوٹی	299.1	135.3	179.4	22.9	32.6
سیلز ٹیکس	1,250.3	513.8	591.0	6.7	15.0
ایف ای ڈی	206.4	64.0	73.7	11.0	15.2
مجموعی ٹیکس	3,103.7	1,171.9	1,384.9	13.7	18.2

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو



بلا واسطہ ٹیکس مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر نے بلا واسطہ ٹیکسوں کی مد میں 540.8 ارب روپے جمع کیے جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں جمع ہونے والے محاصل سے 82 ارب روپے زیادہ ہے (جدول 4.2)۔ ان میں سے بیشتر وصولی ودھولڈنگ ٹیکسوں (376.8 ارب روپے) کی مد میں حاصل ہوئی جبکہ عندالطلب رضا کارانہ ادائیگیوں اور وصولیوں کا حصہ بالترتیب

161.5 ارب روپے اور 24.1 ارب روپے رہا۔ جیسا کہ شکل 4.2 میں دکھایا گیا ہے مجموعی بلا واسطہ ٹیکسوں میں سے دو تہائی ودھولڈنگ ٹیکسوں سے حاصل ہوئے جن میں سے بیشتر کا اطلاق معاشی لین دین پر کیا گیا۔ اس سے بلا واسطہ ٹیکس نظام میں ایک رجعتی عنصر آ گیا ہے جس کو کم کرنے کے لیے ٹیکس حکام کی طرف سے مزید کوششوں اور معیشت کی دستاویزیت کو بڑھا کر کمی کرنے کی ضرورت ہے۔

10 یہ اسکیم خصوصی طور پر ان تاجروں کے لیے تھی جن کا جاری سرمایہ مالی سال 15ء کے دوران 50 ملین روپے سے کم تھا اور جو ٹیکسوں کے دائرے سے باہر تھے۔ تاجر ٹیکس سال 2015ء کے لیے اپنے جاری سرمائے میں سے صرف 1 فیصد ادا کر کے اور ایک سادہ صفحے پر مشتمل گوشوارے کے ذریعے جمع کر سکتے ہیں۔ آئندہ تین برسوں کے لیے ایک تاجر کو اپنے ٹرن اوور کا 0.2 فیصد ادا کرنا ہوگا بشرطیکہ: (i) ٹیکس سال 2016ء کے لیے وہ ٹیکس سال 2015ء میں اعلان کردہ جاری سرمائے کے کم از کم تین گنا ٹرن اوور ظاہر کرے گا؛ اور (ii) 2017ء اور 2018ء کے ٹیکس برسوں کے لیے وہ اس ٹرن اوور کو ظاہر کرے گا جو گزشتہ ٹیکس سال کے لیے ادا شدہ ٹیکس سے کم از کم 25 فیصد زائد ہو (تفصیلات کے لیے ایف بی آر کی ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں)۔

جدول 4.3: غیر ٹیکس حاصل			
ارب روپے			
حقیقی	بجٹ 16ء	پہلی ششماہی 15ء	پہلی ششماہی 16ء
2.2	4.1	69.2	مارک اپ (سرکاری ادارے اور دیگر)
31.4	39.5	88.1	منافع منقسمہ
122.6	137.5	280.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
78.2	80.2	154.0	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
31.5	40.9	58.6	تیل و گیس پر رائلٹی
6.2	7.2	25.0	پاسپورٹ اور دیگر فیس
4.2	5.4	21.0	خام تیل پر لی گئی رعایت
1.4	8.7	18.0	خام تیل پر ونڈ فال لیوی
365.9	388.0	958.5	مجموعی غیر ٹیکس حاصل
ماخذ: وزارت خزانہ			

بالواسطہ ٹیکس
مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکس 18.4 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 844.1 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ان میں سے بیشتر (70 فیصد) سیلز ٹیکس سے حاصل کیے گئے۔ سیلز ٹیکس وصولیوں میں اہم حصہ پیٹرولیم مصنوعات (216.3 ارب روپے) اور توانائی (27.7 ارب روپے) اور لوہا و فولاد (22.7 ارب روپے) سے حاصل ہوا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے حال میں متعارف کی جانے والی اضافی ڈیوٹیوں کی بدولت کسٹم

ڈیوٹی کی وصولیوں میں 30 فیصد سے زائد کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران سگریٹ پر عائد اضافی ایف ای ڈی سے 32.1 ارب روپے کی ٹیکس وصولی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 27.9 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔

غیر ٹیکس محصولات

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران جمع کیے گئے مجموعی محصولات میں غیر ٹیکس ذرائع کا حصہ 18.2 فیصد تھا۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس ذرائع سے 365.9 ارب روپے جمع کیے گئے جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی جانے والی سطح سے 22.1 ارب روپے کم ہے (جدول 4.3)۔ اسٹیٹ بینک کے منافع سے 122.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ قومی خزانے میں دفاع اور تیل و گیس پر رائلٹی کا حصہ بالترتیب 78.2 ارب روپے اور 31.5 ارب روپے تھا۔

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام تیل کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ ونڈ فال لیوی اور خام تیل پر حاصل رعایت بھی کم ہو کر 5.6 ارب روپے ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 14.1 ارب روپے تھی۔

4.3 اخراجات

مجموعی مالیاتی اخراجات مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 8.8 فیصد سے گر کر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 8.2 فیصد پر آ گئے۔ اس کا اہم سبب زیر جائزہ مدت کے دوران جاری اخراجات میں کٹوتی ہے جس کے باعث اخراجات جی ڈی پی کے 7.3 فیصد سے کم کر ہو کر 6.9 فیصد پر پہنچ گئے (جدول 4.1)۔ مزید برآں، مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ایز کو خالص قرض گاری منفی رہی جس

جدول 4.4: پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی اخراجات کا تجزیہ				
ارب روپے				
مؤید	اصل	م 16	م 15	م 16
جاری اخراجات	1,989.0	2,104.4	5.4	5.8
وفاقی	1,385.7	1,436.7	2.4	3.7
سودی ادائیگی	572.7	632.4	-4.2	10.4
دفاع	329.6	303.3	11.6	-8.0
نظم عامہ و سلاحتی	43.8	47.0	12.9	7.3
دیگر	439.6	454.0	4.4	3.3
صوبائی	603.3	667.7	12.8	10.7
ترقیاتی اخراجات	321.4	426.2	32.0	32.6
سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات	269.4	378.0	26.7	40.3
وفاقی	125.5	155.8	5.8	24.2
صوبائی	143.9	222.1	53.2	54.4
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	52.0	48.2	68.3	-7.2
خالص قرض کاری (سرکاری شعبے کے اداروں کو)	9.6	-1.8	-88.4	-119.0
مجموعی اخراجات*	2,320.0	2,528.7	4.8	9.0

* اس میں شارپاتی فرق کو شامل نہیں کیا گیا۔

ماخذ: وزارت خزانہ

ترقیاتی لحاظ سے اخراجات وسیع البینا دتھے جن میں انفراسٹرکچر کی تعمیر اور بجلی کی پیداوار پر خصوصی توجہ مرکوز رہی۔ اس ضمن میں سڑکوں اور شاہراہوں کی تعمیر کے لیے 31.3 ارب روپے، بجلی کے منصوبوں کے لیے 155.8 ارب روپے اور ریلوے کی ترقی پر 7.8 ارب روپے جاری کیے گئے۔ اس کے علاوہ آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور فائنا میں منصوبوں پر 17.4 ارب روپے خرچ ہوئے؛ جبکہ عارضی بے گھر افراد کے لیے 159.1 ارب روپے اور کمیونٹی کی ترقی کے پروگراموں سے متعلق 20 ارب روپے جاری کیے گئے۔¹¹

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کا مجموعی فاضل بڑھ کر 208.6 ارب روپے تک پہنچ گیا جو پورے سال کے 297 ارب روپے کے ہدف کا تقریباً 70 فیصد ہے (جدول 4.5)۔ سب سے زیادہ فاضل 88.9 ارب روپے سندھ نے فراہم کیا جس کے بعد خیبر پختونخوا کے 61.9 ارب روپے، پنجاب 36.0 ارب روپے اور بلوچستان کے 21.7 ارب روپے شامل ہیں۔

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی اخراجات کی نمو 19.0 فیصد سے مستحکم رہی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ہونے والی 18.6 فیصد نمو سے ہم آہنگ ہے۔ صوبوں کے ترقیاتی اخراجات میں 54.4 فیصد کی بلند نمو کے باعث مجموعی اخراجات میں صوبوں کا حصہ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے 32.5 فیصد سے معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 36 فیصد ہو گیا۔

¹¹ ماخذ: پی ایس ڈی پی 16-2015ء، 12-2015-31 بینک جاری کردہ رقم کی صورت حال، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.5: مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی مالیاتی سرگرمیاں										
ارب روپے										
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	قلم صوبے	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	قلم صوبے	
مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	
412.5	496.8	249.8	293.0	141.4	165.0	93.2	96.2	897.0	1051.0	الف۔ مجموعی محاصل
336.0	415.6	189.7	227.1	118.9	140.0	79.1	85.4	723.7	868.1	وفاقی محاصل میں حصہ
56.8	76.4	45.3	56.4	14.9	17.0	2.6	3.8	119.6	153.6	صوبائی محاصل
46.0	60.7	42.3	53.9	5.5	6.0	1.2	1.8	95.0	122.4	ٹیکس
3.9	4.3	1.3	0.5	0.2	0.3	0.0	0.0	5.4	5.0	جائیداد ٹیکس
-	25.7	-	28.4	-	3.5	-	0.9	-	58.4	خدمات پر عائد جی ایس ٹی
0.8	1.2	1.7	1.8	0.0	0.0	0.2	0.2	2.7	3.1	ایکسائز ڈیوٹی
9.4	11.2	2.9	3.3	0.3	0.3	0.2	0.1	12.8	15.0	اسٹیمپ ڈیوٹی
4.6	5.8	1.8	2.3	0.4	0.6	0.3	0.3	7.1	9.0	گاڑیوں پر ٹیکس
27.4	12.7	34.6	17.6	4.5	1.3	0.6	0.2	67.0	31.8	دیگر
10.8	15.7	3.0	2.5	9.5	10.9	1.4	2.1	24.6	31.3	غیر ٹیکس
19.7	4.7	14.9	9.5	7.5	8.1	11.5	6.9	53.6	29.2	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
351.4	453.8	208.5	215.6	125.5	148.6	68.3	77.8	753.7	895.8	ب۔ مجموعی اخراجات
274.5	312.4	170.6	178.7	104.8	116.5	59.8	66.0	609.8	673.7	جاری
76.9	141.4	37.9	36.8	20.6	32.1	8.5	11.8	143.9	222.1	ترقیاتی
61.1	43.0	41.4	77.4	15.9	16.4	24.9	18.4	143.3	155.2	فرق (الف-ب)
-33.8	-36.0	-37.7	-88.9	-17.9	-61.9	-20.9	-21.7	-110.4	-208.6	مالکاری*
-33.8	-36.0	-37.7	-88.9	-17.9	-61.9	-20.9	-21.7	-110.4	-208.6	(مجموعی توازن)

* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب ہے فاضل۔

ماخذ: وزارت خزانہ

تاہم، صوبائی سطح پر وسائل جمع کرنے کی صورت حال کمزور رہی۔ صوبائی محصولات کے 1,051 ارب روپے کے مقابلے میں صوبوں نے اپنے وسائل سے 153.6 ارب روپے جمع کیے جبکہ بقیہ رقوم وفاقی منتقلیوں اور قرضوں سے حاصل ہوئیں۔ اگرچہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبائی حکومتوں کو خدمات اور زراعت کے شعبوں پر ٹیکس عائد کر کے مالی وسائل جمع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن صوبے ابھی تک ان مواقع سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکے ہیں۔

4.5 سرکاری قرضہ

پاکستان کا سرکاری قرضہ آخر جون 2015ء کے 17.8 ٹریلین روپے سے بڑھ کر آخر دسمبر 2015ء میں 18.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جو جی ڈی پی کا 61.5 فیصد تھا (جدول 4.6 الف)۔ اس قرضے کا بڑا حصہ ملکی ذرائع پر مبنی ہے لیکن مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں میں بھی خاصا اضافہ ہو گیا (جدول 4.6 ب)۔ تاہم اس کے باوجود بیرونی قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب میں کمی کا رجحان برقرار رہا (جدول 4.6 ب)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بیرونی قرضوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ ہوا جو ملک کی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت کے لیے خوش آئند ہے۔

ملکی قرضہ

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے ملکی قرضوں میں 687.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ اضافہ 602.7 ارب روپے تھا (جدول 4.7)۔ اس اضافے کا ایک اہم حصہ پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا کیونکہ قدرے کم بجٹ خسارے اور کثیر فریقی رقوم کی آمد شروع ہونے سے مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی قرض بڑھنے کی رفتار کم ہو گئی تھی۔

جدول 4.6 الف: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

اسٹاک	کل میں حصہ	بہاؤ	مئی 16ء	پہلی ششماہی	مئی 16ء	دسمبر 15ء	جون 15ء	دسمبر 15ء	جون 15ء
سرکاری قرضہ	100	578.4	1,097.7	768.8	328.9	100.0	18,855.4	17,757.7	12,192.5
سرکاری ملکی قرضہ	68.3	602.7	687.1	522.1	165.0	68.7	12,879.6	12,192.5	5,565.2
سرکاری بیرونی قرضہ	31.7	-24.4	410.6	246.7	163.9	31.3	5,975.8	5,565.2	4,770.0
حکومت کا بیرونی قرضہ	26.9	-80.6	303.0	182.7	120.2	26.9	5,072.9	4,770.0	417.6
آئی ایم ایف کا قرضہ	2.8	60.0	105.5	57.7	47.8	2.4	523.1	417.6	377.6
بیرونی واجبات	2.0	-3.8	2.2	6.3	-4.1	2.1	379.7	377.6	
یادداشتی اجزا (سرکاری قرضہ وزارت خزانہ کی تعریف)*			582.2	1,095.5	762.5		18,475.7	17,380.2	

* وزارت خزانہ سرکاری قرضے کی تعریف میں بیرونی واجبات کو شامل نہیں کرتا جبکہ اسٹیٹ بینک ان واجبات کو شامل کرتا ہے جن میں: مرکزی بینک کے ڈپازٹس، تبدل، ایس ڈی آر کا اختتام اور مرکزی بینک کے غیر کاغذی مقامی کرنسی ڈپازٹس۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اگرچہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کے قرضے واپس کر دیے تھے لیکن اس نے مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران جدولی بینکوں سے زیادہ قرض لیا۔ تاہم، اعداد و شمار کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کا قرض گاری کا رجحان پہلی سہ ماہی سے مختلف رہا۔ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گرانی (باب 3) میں اضافے کے باعث بینکوں نے اپنے شرح سود کے امکانات میں تبدیلی کرتے ہوئے قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں اپنی شرکت کو بڑھا دیا تھا۔ جیسا کہ جدول 4.8 میں دکھایا گیا ہے کہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں نے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کے مقابلے میں بلند رقوم کی پیشکش کی۔ مزید برآں، ٹی بی کی نیلامیوں میں پیشکش کردہ ساری رقوم کا تقریباً نصف حصہ سہ ماہی ٹی بلز میں مرکوز تھا۔

مجموعی طور پر حکومت نے مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں سے 2.6 ٹریلین روپے قرض لیا جو اسی مدت کے مقررہ ہدف سے بڑی حد تک ہم آہنگ ہے۔ تاہم، مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں منعقد ہونے والی نیلامیوں میں بولی کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے 1.1 ٹریلین روپے قبول کیے جو سہ ماہی کے مقررہ ہدف اور عرصیت دونوں سے کم ہے۔ خاصی بیرونی رقوم کے علاوہ کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں کمی کے ذمہ دار عوامل یہ ہیں: (i) دسمبر 2015ء میں حکومت کی جانب سے اجارہ صکوک (جی آئی ایس) کا کامیاب انعقاد، جس سے سہ ماہی کے دوران عرصیت مکمل کرنے والے جی آئی ایس کے اثرات جزوی طور پر زائل ہو گئے تھے؛ اور (ii) نومبر 2015ء میں مؤخر ادا بینگی کی بنیادوں پر حکومت کے اجارہ صکوک کی یکمشت خریداری کے ذریعے 208.5 ارب روپے جمع کرنا شامل ہیں۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.6 ب: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ (تناسبات فیصد میں)								
م 10	م 11	م 12	م 13	م 14	م 15	پہلی ششماہی م 15	پہلی ششماہی م 16	
مقرضیت کے اظہار بے								
62.1	60.1	64.5	65.2	65.1	64.8	61.7	61.5	سرکاری قرضہ/جی ڈی پی
31.3	32.9	38.1	42.5	43.5	44.5	42.0	42.0	ملکی قرضہ/جی ڈی پی
30.8	27.2	26.4	22.7	21.6	20.3	19.7	19.5	بیرونی قرضہ/جی ڈی پی
1.6	1.1	0.7	0.5	1.3	1.9	1.8	2.2	قلیل مدتی بیرونی قرض/بیرونی قرض
قرضوں کی ادائیگی کے اظہار بے								
27.8	28.0	32.0	30.9	29.5	30.7	30.0	28.8	ملکی قرض/مجموعی حاصل پر سودی ادائیگی
2.7	2.3	2.1	1.9	1.8	2.3	2.3	2.7	بیرونی قرض/زرمبادلہ آمدنی پر سودی ادائیگی
4.5	3.7	3.6	3.3	3.2	4.4	4.4	5.4	بیرونی قرض/برآمدی آمدنی پر سودی ادائیگی
16.9	11.1	14.9	21.4	23.4	16.4	18.1	15.3	بیرونی قرض کی ادائیگی/برآمدی آمدنی
سیالیت کے اظہار بے								
19.7	28.5	40.1	41.7	19.3	18.5	14.8	16.6	ذخائر/قلیل مدتی بیرونی قرض
یادداشتی اجزاء:								
60.6	58.9	63.3	63.9	63.8	63.5	60.5	60.2	سرکاری قرض/جی ڈی پی (وزارت خزانہ کی تعریف)
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

جدول 4.7: حکومت کے ملکی قرض میں مطلق تبدیلی					قومی بچت اسکیموں کے ذریعے
م 16	م 16	م 15	م 15	م 16	
دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	
165.0	522.1	687.1	602.7	602.7	رقوم جمع کرنا
98.3	90.8	189.0	615.4	615.4	پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد قومی بچت اسکیموں کی
185.2	55.6	240.8	587.5	587.5	منافع کی شرحوں پر بھی نظر ثانی کرتے ہوئے اسے کم
-116.1	0	-116.1	0	0	کر دیا گیا اور دسمبر 2015ء میں یہ شرح 12 برسوں کی
43.2	377.4	420.6	-180.7	-180.7	پست ترین سطح پر رہی (شکل 4.3)۔
212.6	0	212.6	0	0	
-107.9	614.7	506.8	64.7	64.7	یہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام
-61.6	-58.2	-119.8	-331.1	-331.1	اور خالص رقوم کی آمد دونوں میں سست رفتاری کا
23.5	53.7	77.2	168	168	سبب بنا (جدول 4.9)۔ ¹² خصوصاً، مالی سال
0	0.1	0.1	0.1	0.1	16ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت
* بشمول ٹریڈری بلز پر دستیاب 0.013 ارب روپے					اسکیموں کے ذریعے جمع ہونے والی خالص رقوم
ماخذ: بینک دولت پاکستان					گذشتہ برس کی اسی مدت میں دیکھی جانے والی سطح کے نصف سے کم تھیں۔ نومبر 2015ء میں بلند رقوم جمع ہونے کا بنیادی سبب قومی بچت
					اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے باعث کچھ کمی پہلے سے متوقع تھی۔ ¹³ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے نان فائلرز کے لیے منافع پر

¹² اکتوبر اور دسمبر 2015ء میں قومی بچت اسکیموں پر منافع کی شرحیں کم کی گئیں۔

¹³ نومبر 2015ء میں خصوصی بچت کھاتوں پر خالص سرمایہ کاری 156.6 ارب روپے تھی۔

جدول 4.8: پی آئی بی اور ٹریڈری بلز کی تیلای کا عاکہ۔ صرف ساتھی بولیاں			
ارب روپے	ہدف	پیشکش	قبولیت
پہلی سرمایہ س 16ء			
ٹریڈری بلز	1,200.0	1,387.0	1,260.6
سرمایہ		314.7	286.8
ششماہی		498.9	469.5
بارہ ماہی		573.4	504.2
پی آئی بیز	200	808.2	218.2
3 سالہ		469.6	134.6
5 سالہ		281.1	77.0
7 سالہ			7.3
10 سالہ		57.5	6.6
کل	1,400.0	2,195.2	1,478.8
دوسری سرمایہ س 16ء			
ٹریڈری بلز	1,225.0	2,060.9	946.5
سرمایہ		910.8	449.6
ششماہی		600.5	273.1
بارہ ماہی		549.6	223.8
پی آئی بیز	150.0	447.0	182.9
3 سالہ		263.3	111.6
5 سالہ		169.2	67.8
10 سالہ		14.5	3.5
کل	1,375.0	2,507.9	1,129.4
کامل مجموعہ	2,775.0	4,703.1	2,608.2
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

عائد و دہولڈنگ ٹیکس میں اضافے کے فیصلے نے بھی اس مدت کے دوران قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی آمد پر منفی اثرات مرتب کیے۔¹⁴

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

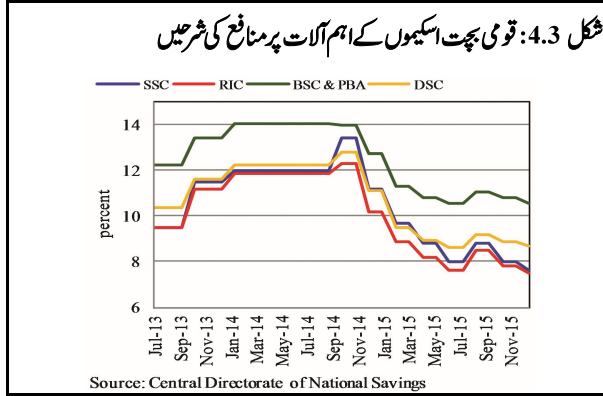
مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضے اور واجبات 2.3 ارب ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر دسمبر 2015ء تک 57.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئے (جدول 4.10)۔ اس کا اہم سبب کثیر فریقی امدادی اداروں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم میں اضافے اور آئی ایم ایف کی توسیع شدہ فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کی وصولیاں تھیں۔

قرضوں کی تقسیم

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی تقسیم میں 840.8 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا (جدول 4.11)۔ اس مدت کے دوران اہم قرض دہندگان کی تفصیلات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- چین نے 561.4 ملین ڈالر قرضہ دیا جس میں سے بیشتر بجلی کے انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے ہے۔
- ایشیائی ترقیاتی بینک سے سماجی تحفظ کی ترقی کی مد میں 47.2 ملین ڈالر اور پائیدار توانائی کے اصلاحاتی پروگرام کے تحت 394.0 ملین ڈالر کی رقوم موصول ہوئیں۔

¹⁴ قومی بچت اسکیموں کے منافع پر دہولڈنگ ٹیکس کو فنانس ایکٹ 2015ء میں بڑھا کر 17.5 فیصد کر دیا گیا جبکہ فائلز کے لیے کسی رد و بدل کے بغیر اسے 10 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔



• پاکستان کو پاور سیکٹر ریفرم ڈولپمنٹ پالیسی کرڈٹ کے تحت عالمی ترقیاتی ایجنسی (آئی ڈی اے) سے 489.4 ملین ڈالر موصول ہوئے۔

• حکومت نے کمرشل قرض دہندگان سے 956.1 ملین ڈالر کا قرضہ لیا۔

• پاکستان کو ستمبر 2015ء میں یورو بانڈ کے اجرا سے 500 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔

جدول 4.9: پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں کے تحت وصولیاں

ارب روپے

مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 15ء	مئی 16ء	
خالص	خالص	خالص	خالص	
1.1	13.3	8.6	23.7	ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس
4.9	87.1	28.0	124.0	اسٹیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ
-5.3	35.3	40.3	85.3	آر آئی سی
39.5	80.3	26.5	68.0	بہبود سیونگز سرٹیفکیٹ
25.3	77.1	54.6	96.9	اسٹیشنل سیونگز اکاؤنٹ
11.8	119.0	9.6	107.6	دیگر
77.2	412.1	167.6	505.4	کل

ماخذ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز

جدول 4.10: پاکستان کے بیرونی قرضے اور واجبات

ملین ڈالر

تبدیلی	دسمبر 15ء	جون 15ء	
2,311.8	56,985.4	54,673.6	سرکاری قرضہ
1,514.4	48,375.6	46,861.2	حکومتی قرضہ
885.6	4,988.6	4,103.0	آئی ایم ایف
-88.2	3,621.2	3,709.4	بیرونی واجبات

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی قرض کی واپسی مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی واپسی میں 549.2 ملین ڈالر کی واقع ہوئی (جدول 4.12)۔ اس کی پس پردہ اہم عوامل میں سے ایک آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی میں خاصی کمی تھی؛ یہ ادائیگیاں گذشتہ برس بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھیں۔ دوسری جانب کثیر فریقی اور دوطرفہ امدادی اداروں کو قرضے کی واپسی تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر رہی۔

بیرونی قرضوں کی واپسی میں حالیہ کی کا اثر ملک میں قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت کے اظہار یوں سے بھی نمایاں ہے۔ خصوصاً مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی اور

برآمدات کا تناسب مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں بہتری کے بعد 15.3 فیصد پر آ گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 18.1 فیصد تھا۔

جدول 4.11: پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی تقسیم
ملین ڈالر

مطلق Δ	میں 16ء	میں 15ء	
289.4	607.4	318.0	ایشیائی ترقیاتی بینک
500.3	594.9	94.5	بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی
-82.2	39.3	121.5	انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ بینک
2.1	36.2	34.1	آئی بی آر ڈی
-415.3	378.5	793.8	انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ بینک (قلیل مدتی)
41.6	247.2	205.6	برطانیہ
56.1	561.4	505.3	چین
-16.5	0.0	16.5	سعودی عرب
-31.1	26.5	57.7	جاپان
22.1	80.7	58.5	امریکہ
-500.0	500.0	1,000.0	یورو/سکوک بانڈ
906.1	956.1	50.0	کمرشل بینک
68.3	123.9	55.7	دیگر
840.8	4,152.0	3,311.2	ذیلی مجموعہ¹
-602.0	1,005.0	1,607.0	آئی ایم ایف ²
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، اسلام آباد، ² بینک دولت پاکستان			

جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی۔ پہلی ششماہی
ملین ڈالر

تبدیلی	میں 16ء	میں 15ء	
255.9	1,533.9	1,278.6	حکومتی قرضہ
			جس میں
-5.7	222.1	227.7	پیرس کلب
-12.5	699.4	711.2	کثیر فریقی
-5.5	158.2	163.4	دیگر دوطرفہ
211.4	219.7	8.2	کمرشل قرضے
-800.1	74.3	874.4	آئی ایم ایف
-4.5	43.8	48.2	بیرونی واجبات
-549.2	1,652	2,201.2	کل
ماخذ: بینک دولت پاکستان			